

بھگوان نے آنحضرت کی عمر میں ہی پانچ انورت یعنی ہما،
جھوٹ، چوری، زنا اور پرگرہ کا سکھول یعنی معمولی طور پر تیاگ کیا۔ یعنی
چھوٹی عمر سے ہی لوگ بھنڈے اور راجہ ڈنڈے کا خیال رکھا۔ جب
پڑھتے پڑھتے وہ سولہ برس کی عمر میں آئے تو ایک دفعہ سکھاسن پر پیشے
تھے اور یہ رے خوبصورت اور نیک سیرت لگتے تھے تو اس وقت ان کے
پتا نہ کیا۔

”بیٹا راج کنیا برو اور اچھت بیوہار کرو اور اولاد پیدا کر کے
ہمارا دل خوش کرو۔ جیسا کہ شری رشب دیوبھی نے نا بھی راؤ اپنے پتا کے
کہنے سے کیا تھا“

”میں رشب دیوبھی کی برادری نہیں کر سکتا۔ ان کی عمر تو بہت
بڑی تھی اور میری عمر صرف ایک سو سال کی ہے۔ جس میں سے ۱۶ برس تو
ختم ہو گئے اور ۳۰ برس کی عمر میں مجھے ختم لینا ہے اس لئے تھوڑے عرصہ
کے لئے کون بھگڑا امول لے۔“

یہ سن کر باپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ چپ ہو گئے۔
سو تیامیر شاستروں میں لکھا ہے کہ ان کی شادی ہوئی تھی اور وہ بال
برہمچاری ہ تھے۔ اب ہم کو اس بھگڑے میں پڑنے سے کیا مطلب ہم تو
ان کی لائف بطور ایک گیانی کے لکھ رہے ہیں۔ گیان اور بھوگ سے کیا

تعلق؟ غالباً اس ہی غرض سے دکھر خاموش ہیں۔

اب کمٹھ کا جو جیو تھا اور جس نے شیر ہو کر راجہ آئند کمار کو مار دیا تھا وہ شیر مر کر پانچ بجیں زک میں گیا اور بعد ازاں بہت سے ترس اور رستھا اور جونسوں میں تین سا گرتک چکر لگاتار بیا اور آخر میں پال پور میں میں پال راجہ اور بھگوان کی ماتایا ما دیوی کا پتا ہوا۔ جب اس کی ماتا رگنی تو اس کا بڑا بیوگ ہوا اور اس بڑے بھاری ذکھ میں تپسوی کا بھیس دھر لیا۔ چنانچہ اگنی سادھی سر پر جٹا اور سرگ چھالا ساتھ رکھی۔ تمام بدن پر جسم لگائی۔

ایک دفعہ وہ پھرتا پھرتا بیمارس نگری میں آیا اور ایک باغ میں بنا گیاں سے کشٹ کرنے لگا۔ اس وقت شری پارش نا تھر سیر کو گئے تھے۔ بہت سے راج پتھران کے ساتھ تھے۔ یہ ہاتھی پر سوار تھے اور باغوں کی سیر کر کے گھر آ رہے تھے۔ راستہ میں ان کا نانا ناخن اگنی تپ رہا تھا۔ وہ ان کو دیکھ کر اس ہوا اور کہنے لگا۔

”میں بڑا مہبت اور تپسوی ہوں اور بڑے کمال والا ہوں یہ کوئی بات ہے کہ تم مجھ کو بلا پر نام کئے جاتے ہو“
وہ ایندھن کی غرض سے لکڑی کو ہاتھ میں لے جیرے لگا تب
بھگوان نے فرمایا:

”اے پیسوی تو اس لکڑی کو کاٹ کر مت چیراں میں دوسانپ

ہیں“

تب پیسوی خفا ہو کر بولا:

”اے بالک تیرے میں اتنا گیان کہاں ہے؟ اگر تم ایسے گیانی

ہو تو پھر تو تم ہر بر جما ہو گئے اور سکل چمچ کے گیا تا ہو گئے“

یہ کہکر لکڑی کو چٹ پٹ چیر دیا اور اسی وقت سانپوں کا جوڑا

خکڑے بلکڑے ہو کر گرا تب بھگوان بولے:

”اے پیسوی تو ناقص گر بھہ کیوں کرتا ہے، اور اگیانی بن کر

اپنے جسم کو سکھارتا ہے دیا تیرے دل میں نہیں ہے“

تب وہ پیسوی خفا ہو کر کہنے لگا کہ:

”میں تیر اتنا نیسوی ہوں اول تو نے پہنے (تعظیم) نہیں کی

ہے۔ دوسرے میرا مان بھگ کیا ہے میں شیخ اگنی سادھتا ہوں ایک

پاؤں سے کھڑا رہتا ہوں اور ایک ہاتھ اوپر اٹھائے رکھتا ہوں۔ بھوک

پیاس کی تکلیف سہتا ہوں اور سو کھے پتے کھاتا ہوں اور پھر تو گیان ہیں

بتلاتا ہے۔ اور مری نہدا کرتا ہے“

بھگوان فرمائے لگے:

”اس جپ میں بہت بہت ہوتی ہے۔ چھوٹی کائے کے جیواں

میں مرتے ہیں۔ گیان بنا کاۓ یکلیش سب زیچل ہے۔ جیسے ٹوں کے
چھکنے سے راکھتی نکلے ہے۔ ویسے ہی اگیان تپ ہے۔ جہاں جیو کا بدھ
دہاں پاپ۔ اندھا آدمی دوڑتا رہتا ہے۔ مگر اس کو راست نہیں ملتا۔ ایسے
ہی تو اوہرم کرتا ہے اور بھے روپی داداں سے نہیں ڈرتا۔ میں تم سے
تمہارے بھلے کی بات کہتا ہوں۔ جو تمہارے دل میں آؤے سو کرو اور
اوہاس مت ہو یہ ناگ اور ناگن کا جوڑا جو جیوانی نند تھے بھگوان کا پچن
ُس کر فوراً جسم تیاگ کر پر ماوت اور وھر بیدر ہو گئے۔ پارس پر بھوگھر
گئے اور زندگی کو نیک کاموں میں گذارنے لگے۔

ایک دفعہ پارس پر بھوگھا سن پر بیٹھے ہوئے تھے کہ راجہ بجے
سین والئے اجودھیا نے بہت سے ہاتھی و گھوڑے وغیرہ سو غات میں
بیچھے اور سفیر سے جو سو غات لے کر آیا تھا پارس پر بھوگی خیر و عافیت
دریافت کرنے لگے۔ اس پارس نے پہلے جو تیر تھنکر اجودھیا میں ہوئے
تھے ان کا ذکر کیا اور پھر اپنی خیر و عافیت بتلائی۔

پارس پر بھوگاں کا حال ُس کریکت ہو گئے اور کہنے لگے کہ
”بزرگوں نے تو اپنی بڑی بڑی زندگی میں بڑے سکھ بھوگے ہیں اور
اپنی زندگی بر تھا جاوے ہے“ کہ اتنے میں لوکاتنک دیو آگئے۔ یہ
لوکاتنک دیو برہم لوک کے رہنے والے ہیں اور دیو کھیشو رجن کا نام

ہے۔ جنہوں نے جھین کے پورب شاہر پڑھے ہوئے ہیں اور شانت مورت ہیں۔ جن کا صرف ایک بھوکت جانے کا رہتا ہے اور تیر تھنکر جب درکست ہوتے ہیں تو وہ خوش ہو کر آتے ہیں۔ لوکاتشک دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑ کر ان کے آگے سر نیچا کا اور کہنے لگے کہ آپ نے بھلی بچاری ہے۔ سنسار اسار ہے یہ اخراپاون ہے، اندر یوں کاسٹکھ سپنے کی طرح ہے ان سے دل لگانا نامناسب نہیں ہے۔ اس قسم کا پد لیش پارس پر بھوے کر کے اپنے گھر گئے۔ پر بھوکا گھر دیوتاؤں وغیرہ سے بھر گیا۔ ماں باپ رونے لگے جن کو بھگوان نے سمجھایا۔ بھگوان بملانا م پالی جو دیوتاؤں نے بیمار کھلی تھی سوار ہو کر اشوبن میں گئے۔ اس وقت سب بھوشن تیاگ کئے اور داسین چت ہو کر اتر کی طرف منہ کیا۔ ہاتھ جوڑ سدھوں کو نمکار کیا اور سب پر گرہ تیاگ اور کیس کا تیچ مخفی لوح کیا اور اس طرح پوہ بدی گیارہ کو پدماسن ہو کر مہابرت دھاران کئے۔ بھگوان نے تیلا بر ت (تین روز کا بر ت) کیا۔ قب چو تھا گیان میں پر یہ پراپت ہوا۔

اس گیان سے انسان دوسرے آدمیوں کا دلی بھیجید تبلادیتا ہے۔ بھگوان پھرتے پھرتے کھیث پور میں پہنچ دہاں کے برہم دت راجہ نے ان کا آہار دیا۔ دہاں سے آ کر دھیان میں لگے چار میتے

چھدمست (اکیلے) رہے۔

ایک دفعہ اکشان میں دھیان لگائے کھڑے تھے کہ بزرگ
جو شدید چھوٹا جیو تھا اور کہیں جا رہا تھا اتفاقاً اس کا بمان اٹکا تھا اس
دیونے اپنے اودھ گیان سے جانا یہ سیر ابیری ہے وہ اس کو دیکھ کر بڑا خفا
ہوا۔

ایسا خفا ہوا کہ کسی سے روکا نہ جائے اپ سرگ کا سامان کیا۔
چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ بادل گرج گرج کر چاروں طرف پارش
ہونے لگی۔ مدیرہ موسلا دھار بر سے لگا بجلی چکنے لگی۔ ہوا چلنے لگی تمام بن
کے درخت بلنے لگے۔ بزر نے بیتال کاروپ وھرا۔ منڈیاں گلے میں
پہنیں بے فائدہ پر بھوکو ڈرانے لگا۔ پر بھوت تو چست چلا اور نہ تن ہلا
دیہر ج سے کھڑے رہے۔ جب پھندر کا آسن کانپا وہ پدماؤت کو ساتھ
لے آ کر آیا اور آ کر بھگوان کو پر کمادی اور نسکار کیا۔ پدماؤت نے ہاتھ
جوڑ کر بھگوان کو سرتوا یا یہ وہی پدماؤت تھے جو بھگوان کا اپدیش سن کر
سامنپ کے پدماؤت اور دھرندر ہو گئے تھے۔ اس نے پھن منڈپ یعنی
سامنپ کا منڈپ پر بھوکے سر پر بنا لیا۔ تاکہ جل اس پر با دھانہ کرے۔
جب ناگ راجا کو دیکھا تب و جوش دیوبزر اسے دیکھ کر فوراً بھاگ
گیا اور سب اسپرگ ختم ہوا۔

جس جگہ یا سپرگ ہوا تھا اس جگہ کا نام رامنگر ہے جو مریلی
صلح میں واقع ہے۔ بھگوان کی مورتی کے اوپر سانپ کا نشان اسی واقعہ
کی یادداشت ہے اور جس جگہ یا سپرگ ہوا تھا اس جگہ ایک بھاری
مندر ہے اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ پر بھوکو سپرگ کیوں ہوا؟ وہ تو
سپرگ کے نالئے والے تھے۔ تو اس کا جواب ترلوک پر گپتی
شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ:

اپ سرپنی و اوت سرپنی کال کا چکر بہت سا گذرنے کے بعد
بھرت کھنڈ میں چار ایروات ہیں۔ جور ہٹ کی گھنٹی کی طرح آتے جاتے
ہیں۔ اس کو ہند اسرپنی کہتے ہیں۔ تب بہت سی ناممکن بائیں ہوتی
ہیں۔ سکھ مان دکھ مان کال کے اخیر میں بارش ہوتی ہے۔ بہت سے
بکل تری یہیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت کلپ برش نہیں رہتے۔ چکری کی
بجے بھنگ ہوتی ہے۔ کرم بھوم کا یہ پاربرتے ہے۔ پہلا سیر تھنکر اور پہلا
چکری جور بجہ ہوتے ہیں ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں۔ تھوڑے لوگ
شب پور جاتے ہیں چکری بر انہیں درن کی اُتفتی کرتے ہیں۔

چوتھے کال میں انھاون چلا کا پر کاش ہوتا ہے۔ نویں اور
سوٹھویں سات تھنکروں کے وقت میں دھرم نہیں رہتا۔ گیارہ دو رجھم
لیتے ہیں۔ نو نارو یہیدا ہوتے ہیں۔ ساتویں سے لیکر ۲۳ ویں تھنکر کو

اپ سرگ ہوتا ہے۔ تیسرا چوتھے کال میں پانچواں آچاد کہتا ہے۔
کیونکہ اس میں مختلف کلکنی دیو ہوتے ہیں جو اتم درہم کا ناش کرتے ہیں
اور وہ سب بھیل و چندال ہوتے ہیں۔ کلکنی اور اپ کلکنی رججه ہوتے
ہیں۔ بارش یا تو ہوتی نہیں ہے اگر ہوتی ہے تو بے وقت ہوتی ہے۔
زمین پر اولے برستے ہیں یہ سب کال کے پر بھاؤ سے ہوتا ہے۔

اس اپ سرگ کے بعد چیت بدی ۳۲ کو بھگوان کو کیوں گیاں
ہوا۔ جس کے ہونے سے بھگوان کو سب چیزوں کا جال من و عن معلوم
ہو جاتا ہے۔ اور وہ گیاں ماضی و حال و مستقبل کی بات بیان کرتا ہے۔
غرضیکہ اس گیاں کے ہوتے ہی کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔ جس وقت
پر بھو کو کیوں گیاں ہوا اسی وقت بے بجائے گھسنے بختنے لگے۔ زمین
گرد و عبار سے صاف ہو گئی۔ اندر آسن کانپا اور ان کے کٹ تیچے جھک
گئے۔ اندر نے جاتا کہ پر بھو کو کیوں گیاں ہوا۔ جوش دیوتا ناد بجائے
لگئے۔ بتروں میں بھیری بختے لگی ناگ دیونے ایک ہاتھی رچا۔ جس
کے ۳۲۳۲ نہد بنائے۔ ہر ایک نہد پر آٹھ آٹھ دانت لگائے۔ ہر ایک
دانت پر ایک ایک تالاب ہر ایک یالاب میں ایک ایک کمل ایک ایک
کمل پر ۳۲، ۳۶، ۴۰ کملنی، ہر ایک کملنی پر ایک ایک پتہ، ہر ایک پتہ پر آٹھ
آٹھ رانیاں راگ گاتی تھیں۔ گویا ناٹک بنایا۔ ایسے ایسے اور بھی بہت

سے ناٹک بنائے۔ غرضیکہ اس طرح حکیل و تماشہ وغیرہ بنا کے سب نے
سموسرن رچا۔

سموسرن ایک بھاری سجا کا نام ہے۔ جس میں بارہ کوٹھ بیکرہ
ہوتے ہیں۔ بھگوان کے پورب کی طرف گندھروں کا کوٹھ جس میں
گندھر بیٹھتے ہیں۔ دوسرے میں اندر ایسا، تیسرے میں شر اور کادر اجکا،
چوتھے میں جوش دیوؤں کی عورتیں، پانچویں میں بتیر ان کی عورتیں،
چھٹے میں بھون باسی دیوتاؤں کی دیو اگلنا کیس، ساتویں میں دھریدر
بھون باسی، آٹھویں میں بتیر دیو، ناؤں میں جوش دیو یعنی سورج،
پندرہ ماں وغیرہ، دسویں میں کلپ نمر، گیارھویں میں منش اور ودیا دھر،
بارہویں میں شیر وغیرہ تر جمع۔

جب سب کوٹھے پر ہو گئے تو اندر نے سجا کا کام شروع کیا اور
سینھوتا مگذھر مقرر کیا اور بھگوان کی امتی اور تعریف کی اور بھگوان نے
دھرم اپدیش دینا شروع کیا۔

اس دنیا میں چھ درب اور پنجاہی کائے، سات تھوڑے پدار تھے،
جانئے لاٹیں ہیں، ان کے جانئے سے تمام بھرم و سند بہ دور ہو جاتے
ہیں۔ اور موش یعنی مکتی کا راستہ ملتا ہے اور جس سے آواگمن (تائیخ)
سے رہائی ملتی ہے۔ اس واسطے یہ مکتی پانے کی نئانی ہیں اور سب حاصل

کرنے لائق ہیں۔

دنیا میں رہنا ہی دکھ روپ ہے۔ اس میں پھرتا ہوا جیو ہمیشہ ڈکھی ہوتا ہے۔ جن بھاؤں (خیالات) کر کے سنار آجتا ہے وہ بھی سب تیا گئے ہو گے ہیں۔ زکاوک سب دکھ کے گھر ہیں۔ پاپ کرم سے یہ سب ملتے ہیں سورگاوک سکھ کی نشان ہیں اور بن سے یہ سب ملتے ہیں۔ سختی وہ ہے جہاں سناری ڈکھ نکھر نہیں ہے۔ آسمک ٹکھو ہاں ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے۔ اور وہ جیو کو ملتا ہے۔ ان سب کا حال ذرا تفصیل کے ساتھ سنبھلئے۔

جیو اور اجیو دنیا میں دو مول در بھیہ ہیں۔ ان ہی کا پھیلا ڈین
لوگ اور عین کال ہیں۔ اس میں سے جیو تو چھین ہے اور اجیو چھین
ہے۔ یہ جیو اور اجیو کا مختصر سر روپ تھے۔ مگر چونکہ ان میں مختلف خاصیتیں
ہیں۔ جن کوئے کہتے ہیں اس لئے ان کا ذکر ایکانت روپ سے بیان کیا
ہے۔ یہ ہی مختلف بیان دنیا میں مختلف مذہب ہیں جن کی تفصیل کھٹ
مت یا چھوڑے مذہب اور ۳۶۳ چھوٹے مت ہیں (جن کا مفصل حال
ہماری کتاب جین مت سارے جانا)۔

شاہ کے طور پر ہاتھی کی کہانی سنو جس کی بایت کہتے ہیں کہ:
ایک گاؤں میں چند اندھے رہتے تھے۔ جہاں سے ہاتھی